شراب و قمار

(۵)

(جناب ریاض الحسن صاحب)

موجودہ زمانے میں بیسیوں نشیات انسان کے علم میں ہیں۔ ان میں سے کچھ الکوہل سے زیادہ مضر ہیں اور کچھ اس کی بہ نسبت کم نقصان دہ ہیں لیکن یہ سب کے سب یورپ میں ماسوائے الکوہل کے خلافِ قانون ہیں۔ الکوہل کے خلاف بھی مغرب میں بہت پروپیگنڈا ہوتا رہا ہے اور اب بھی جاری ہے۔ الکوہل امریکہ میں تقریباً ۸۲ سال تک خلافِ قانون بھی رہی ہے۔ اب بھی کسی ملک میں شراب پی کر کار چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے استعمال کو کم کرنے کے لیے تمام دنیا میں الکوہل پر بھاری ٹیکس لگے ہوئے ہیں اور اس کو انسانی ضروریات سے زائد ایک عیاشی کی چیز سمجھا جاتا ہے۔ جو حکومتیں عوام سے کچھ بھی ہمدردی رکھتی ہیں وہ ان بھاری ٹیکسوں کی آمد سے کہیں زیادہ رقم شراب کے برے اثرات کے علاج و ازالہ میں صرف کر دیتی ہیں۔ مثلاً فرانس میں الکوہل کے ٹیکس سے جتنی رقم وصول ہوتی ہے حکومت اس سے دوگنی دولت الکوہل کے مریضوں (ALCOHOLICS) اور ان کے خاندانوں کی دیکھ بھال میں خرچ کر دیتی ہے[1]۔

لیکن عجیب بات ہے کہ مغرب کی پیروی میں مسلمان ملکوں کی حکومتیں شراب کا ٹیکس تو وصول کر لیتی ہیں لیکن اس ٹیکس کے استعمال میں مغربی ملکوں کی پیروی نہیں کرتیں۔ مے نوشوں کی اصلاحِ حال کے لیے کوئی تدبیر اختیار نہیں کی جاتی اور ان کی اولاد کو ناکردہ گناہوں کی سزا بھگتنے کے لیے بے سہارا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ہم لوگ نقالی بھی اس بھونڈے طریق سے کرتے ہیں کہ اچھائی کا کوئی پہلو ہرگز نہ آنے پائے اور برائی کا کوئی پہلو چھوٹنے نہ پائے۔ ایسی شراب نوشی جو حواس باختہ کر دے دنیا کے تقریباً تمام ممالک

---

[1] ریڈرز ڈائجسٹ دسمبر ۱۹۵۳ء

میں قانوناً جرم ہے۔ اگرچہ امریکہ میں پولیس اس جرم سے بہت زیادہ تغافل برتتی ہے، لیکن اس کے باوجود وہاں اندھا دھند اور بکثرت شراب سے متعلقہ قوانین کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ مثلاً ۱۹۶۵ء میں ۱۹۵۵،۷۷۰ افراد شراب سے متعلقہ قوانین کو توڑنے کی پاداش میں گرفتار ہوئے۔ یہ تعداد اس سال کے کل گرفتار شدگان کا (جن میں سب طرح کے مجرم شامل ہیں) ۴۰ فیصد یعنی تقریباً نصف تھی[1]۔

جس ملک میں شراب سے عشق کا یہ عالم ہو بھلا وہاں جمہوری حکومت کے لیے شراب کو خلافِ قانون[2] قرار دینا کس طرح ممکن ہے؟ ایسے ملک میں ۱۲ سال تک الکوحل کا خلافِ قانون رہنا ہی اچنبھے کی بات ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ شراب کو مغرب میں کیوں بند نہ کیا جا سکا۔ جبکہ وہاں اس سے کم نقصان دہ نشیات خلافِ قانون ہیں؟

”اس کی وجہ یہ ہے کہ گرجا میں شراب پینا عیسائی نماز کا حصہ ہے۔ عیسائی روایت کے مطابق حضرت عیسیٰ نے مصلوب ہونے سے پہلے اپنے حواریوں کو دعوت الوداع دی جس میں ان کے سامنے شراب اور روٹی رکھ کر اپنے مصلوب ہونے کے امکان کو مدنظر رکھتے ہوئے بطور استعارہ کہا کہ اے دوستو! یہ شراب جو تم پی رہے ہو یہ میرا خون ہے اور یہ روٹی میرا گوشت ہے۔ جس طرح عیسائیت سے پہلے مشرک مذاہب میں خدا کو جسم میں داخل کرنا روحانی طاقت کا باعث سمجھا جاتا تھا، اسی طرح حضرت عیسیٰ کے (مزعومہ) ارشاد کے مطابق آج تک گرجا میں شراب اور روٹی کو نوش کرنا مقدس ترین عبادت ہے[3]۔“

لیکن اس کو کیا کریں کہ شراب کی خباثت اس انتہا کو پہنچی ہوئی ہے کہ عیسائی سائنسدان اور مذہبی لوگ

---

[1] WORLD ALMANAC 1967 P. 693

[2] جس قوم میں لاکھوں لوگ عمل قومِ لوط میں مبتلا ہوں اور حکومت اپنے کو بے بس پا کر اس کی کھلی چھٹی دے دے وہاں شراب پر پابندی اُٹھنے پر حیرت نہیں ہونی چاہیے۔ اگرچہ یورپ میں جنسی قوانین بھی بہت نرم ہیں اور جنسی آزادی بھی بہت ہے لیکن پھر بھی چند سنگین جنسی جرائم ابھی تک خلافِ قانون ہیں ان کی خلاف ورزی بھی پورے زور شور سے کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ کنسے رپورٹ کے مطابق:
”اگر موجودہ جنسی قوانین پر عمل کیا جائے (جو مشرقی ممالک کے قوانین سے نرم تر ہیں) تو ۹۵ فی صد بالغ آبادی جیل میں ہوگی یا جیل میں کسی نہ کسی وقت رہ چکی ہوگی اور ۸۵ فی صد قریب البلوغ افراد کا بھی یہی معاملہ ہوگا۔“

[3] اسلامی روایات کا تحفظ، مصنفہ سید جمیل واسطی ایم۔ اے کنٹب صفحہ ۱۴۵، ۱۴۶۔

سبھی اس کی برائیاں بیان کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں۔ مسلمانوں نے تو خاص اس موضوع پر شاید کوئی قابلِ ذکر کتاب بھی نہیں لکھی لیکن عیسائیوں نے اس کی برائیوں کو واشگاف کرنے کے لیے لاتعداد کتابیں لکھی ہیں اور عیسائی مشنریوں نے بڑی بڑی تحریکیں چلائی ہیں، اور مبلغین پیدا کیے ہیں۔ ایک زبردست پروپگنڈا ہے کہ ہر وقت جاری ہے۔ یہ پروپگنڈا انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں بام اوج پر تھا۔

جان۔ اے۔ او۔ برین (پی ایچ۔ ڈی) نے اپنی کتاب میں فادر میتھیو کے بت کا ذکر کیا ہے، جو اس کی شراب کے خلاف مہم اور تبلیغ کو سراہتے ہوئے پبلک جگہ میں اس کی عزت افزائی کے لیے نصب کیا گیا ہے۔ پھر وہ لکھتا ہے:

"میتھیو نے آئرلینڈ میں اس زور شور سے اور اتنے مدلل طریق پر شراب نوشی کے خلاف تبلیغ کی کہ لوگ اس تحریک کے علمبردار بننے لگے اور الکوہل کے مشروبات سے کلیۃً مجتنب رہنے کی قسم کھانے لگے۔ پھر اس نے امریکہ جاکر اس جہاد کا سنٹر قائم کیا۔"

پچھلی صدی کے اندر امریکہ میں شراب کے خلاف زبردست عوامی تحریکیں چلیں تھیں کہ عورتوں نے بھی اس میں بڑے انہماک سے حصہ لیا اور شراب اور بیئر کے پیپوں کو توڑ کر شراب کو ضائع کیا گیا۔ ان تحریکوں کے اثر سے حکومت نے ۱۸۵۱ء میں شراب کے استعمال اور اس کی کشید کو خلاف قانون قرار دے دیا۔

امریکن پریذیڈنٹ ہیز (۱۸۲۲ء تا ۱۸۹۳ء) کی بیوی کا نام LAMONADE LUCY (لیموں والی لوسی) پڑ گیا، کیونکہ اس نے وہائٹ ہاؤس میں الکوہل کے مشروبات پینے سے انکار کر دیا۔ امریکن پریذیڈنٹ فلور بھی نہ شراب پیتا تھا نہ سگریٹ۔ اور ایسے ہوٹل میں ٹھہرتا تھا جہاں شراب موجود نہ ہو۔ شراب پر پابندی کا قانون امریکہ میں ۱۸۵۱ء سے ۱۹۳۳ء تک نافذ رہا۔ (صرف دو سال (۱۸۵۵ء۔ ۱۸۵۶ء) اس سے مستثنیٰ رہے)۔

جب پہلی جنگِ عظیم شروع ہوئی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کم از کم دیہی امریکہ نے شراب کو ختم کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ ۱۹۱۶ء میں آدھی آبادی یا ملک کے تین چوتھائی حصہ نے شراب کو ختم کرنے کے لیے پورا زور لگایا۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو یہ قانون نافذ ہوا کہ جس مشروب میں نصف فیصد سے زیادہ الکوہل ہوگی اس کے پینے یا بنانے والے کو سخت سزا دی جائے گی۔[۱]

[۱] حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

(بیئر) BEER میں الکوحل ۴ سے ۸ فیصدی تک ہوتی ہے۔ گویا ہر قسم کی ہلکی سے ہلکی بیئر بھی خلافِ قانون ہو گئی۔ لیکن اس مہم میں بعض بنیادی خامیاں موجود تھیں۔ مثلاً قوم کو اخلاقی لحاظ سے پوری طرح تیار نہیں کیا گیا تھا، گرجاؤں میں شراب بدستور موجود اور ضروری تھی۔ ان وجوہ اور بعض دوسرے عوامل کی بنا پر آخر کار تقریباً بیاشی سال بعد ۱۹۳۳ء میں اس قانون کو واپس لے لیا گیا۔

موجودہ زمانے کا سب سے بڑا ماہرِ نفسیات سی۔ جی۔ ینگ (جو بقیدِ حیات ہے) لکھتا ہے:

"اور وہ تمام لوگ ہمارے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں جن کے ملک پر ہم قبضہ کر لیتے ہیں اور خود ان کو جنسی امراض کا شکار اور شراب کا رسیا بنا کر صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دیتے ہیں۔"[1]

گویا ینگ کے نزدیک کسی قوم میں شراب کو رواج دینا اس کو نیست و نابود کرنے کے مترادف ہے۔

مغرب میں بہت سی انجمنیں اور ادارے شراب کے خلاف کام کر رہے ہیں لیکن ان کا احاطہ یہاں ناممکن ہے۔ ہم نمونہ کے لیے صرف ایک ادارہ کا ذکر کریں گے۔

آج کل (گمنام الکوحل) ALCOHOL ANONYMUS نام کی تحریک مغربی ممالک میں سب سے زیادہ زور شور سے کام کر رہی ہے۔ اس کے ممبر اور کارکن وہ لوگ ہیں جو کسی نہ کسی زمانے میں شراب کے رسیا رہ چکے ہیں اور اب اس سے پوری طرح کنارہ کش ہیں۔ یہ کارکن ان تمام لوگوں کی رہنمائی اور مدد رضاکارانہ طور پر کرتے ہیں جو شراب کو نقصان دہ

(حاشیہ صفحہ ۱۱۸) [1] پکٹوریل ہسٹری آف امریکہ از ڈوران، پریذیڈنٹ فلمور اور پریذیڈنٹ ہینری کی زندگیوں کے حالات کے تحت دیکھیے۔ واقعات کی تفصیلات کے لیے دیکھیے "امریکن پولیٹیکل اینڈ سوشل ہسٹری" از فاکور FAULKWER صفحہ ۲۸۲، ۷۲۲، ۷۲۳، پانچواں ایڈیشن۔

موخر الذکر کتاب میں مختلف تصاویر بھی دی گئی ہیں جن میں سے ایک میں پانچ عورتیں بیئر کے پیپوں کو کلہاڑیوں سے توڑ توڑ کر بیئر کو بہا رہی ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک مرد کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے۔ یہ واقعہ انڈیانا ریلوے سٹیشن پر پیش آیا جس میں پورے CARGO کو برباد کر دیا گیا تھا۔ اسی کتاب میں صفحہ ۷۲۰ پر ایک تصویر دی گئی ہے جس میں امریکن پولیس ایک ہوٹل کو بند کرنے کا نوٹس لگا رہی ہے۔ جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں "یہ امتناع شراب کے قانون کی خلاف ورزی کے باعث سربمہر کر دی گئی۔"

[1] MODERN MAN IN SEARCH OF SOUL by C.C JUNG P.246

سمجھتے ہوئے اس کو ترک کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ عورت اور مرد دونوں اس کے ممبر ہیں۔ یہ لوگ پریس وغیرہ کے ذریعہ سے بھی شراب کے خلاف پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ یہ بات خاص طور پر قابلِ غور ہے کہ ۱۹۳۳ء میں حکومت امریکہ نے شراب پر پابندی کا قانون واپس لیا اور ۱۹۳۴ء ہی میں ایک امریکن شرابی نے شراب سے توبہ کرکے اس ادارہ کی بنیاد ڈالی۔ اسے (A. A) اے۔ اے کے مخفف نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

دسمبر ۱۹۶۰ء میں ماہنامہ ریڈرز ڈائجسٹ نے ایک معلوماتی مضمون اس کے متعلق لکھا تھا۔ ہم اس میں سے کچھ اقتباسات ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

"۲۵ سال قبل الکوہل ازم بری انسانی علتوں میں سے سب سے زیادہ یاس انگیز لت تھی۔ اس میں مبتلا لاکھوں لوگ ڈاکٹری سائنس کی نظر میں لاعلاج اچھوت تھے۔ آج ان کی قسمت پلٹ چکی ہے۔ اس وقت ڈھائی لاکھ پرانے شرابی کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان میں بہت سے تو ایسے ہیں جو ان لوگوں سے بھی بہتر شہری بن گئے ہیں جو کبھی پیتے ہیں اور کبھی چھوڑ دیتے ہیں۔ اس عجیب و غریب فتح اور کامرانی کا ڈاکٹری سے کوئی تعلق نہیں۔ اس فتح کا سہرا ایک خدائی نظریے کے سر ہے۔ ان لوگوں کی کوئی باقاعدہ انجمن نہیں ہے اور یہ لوگ چندہ وصول کرنے کے سخت مخالف ہیں۔ نام اور شہرت سے دور بھاگتے ہیں۔ ان کی طاقت قربانی اور خاکساری میں پنہاں ہے۔

۱۹۳۴ء میں اس تحریک کا صرف ایک ممبر تھا۔ یہ شخص بہت ذہین اور بیدار مغز تھا لیکن شراب کے ہاتھوں تباہ حال تھا۔ "اے۔ اے" والے اس کو بِل (BILL) کا نام دیتے ہیں۔

آخر اس کی ملاقات ایک شرابی ایبی (EBBY) سے ہوئی جس نے اسے بتایا کہ اس کا علاج صرف ایک ہی ہے وہ یہ کہ انسان خدا کے آگے سرِ تسلیم خم کر دے۔

اس کے خاص الفاظ "SURRENDER TO GOD" تھے۔ یہی معنی حسنِ اتفاق سے اسلام کے بھی ہیں۔

لیکن بِل پکا منکرِ خدا تھا اور ایبی کے طریقہ علاج کے لیے مناسب نہ تھا۔ دوسری عجیب بات یہ تھی کہ ایبی ایک ایسا مشنری تھا جو خود بھی شراب پر قابو نہ پا سکتا تھا[1]۔ اگرچہ جس وقت

[1] اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کبھی بے عمل کی تبلیغ بھی کامیاب ہو جاتی ہے۔

اس نے یہ بات کہی تھی اس وقت وہ نشہ میں نہ تھا۔

ان سب چیزوں کے باوجود بل شراب کے نقصانات کو جانتا تھا اور اس لیے شراب پر قابو پانے کا خواہشمند تھا جو اس کو دن بدن تباہی کی طرف لیے جا رہی تھی۔

اچانک ایک دن وہ پکار اٹھا کہ اگر خدا کہیں ہے تو وہ میرے سامنے آئے۔ میں سب کچھ کرنے کو تیار ہوں۔ یکدم اس نے محسوس کیا کہ کمرہ میں روشنی ہے اور پھر اس پر جذب کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ اب آزاد آدمی ہے اور شراب کے بھوت سے آزاد ہو چکا ہے[لہ]۔ اس کو کسی بالاتر ہستی کی موجودگی کا شدید احساس ہوا۔ پھر بل خوفزدہ ہو گیا۔ کیونکہ اس کی سائنسی تعلیم نے اس کو یاد دلایا کہ وہ کسی (HALUCINATION) وہم میں گرفتار ہے۔ خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ کسی اور ڈاکٹر کے بجائے خاص طور سے ڈاکٹر ولیم ڈنکن سلک ورتھ ہی کے پاس جائے۔ یہ ڈاکٹر اس بات سے بخوبی واقف تھا کہ اکثر الکوہل ازم والوں کے لیے ڈاکٹروں کے پاس کوئی امید کی کرن نہیں ہے اسی وجہ سے اس کو میکشوں سے ہمدردی پیدا ہو چکی تھی۔ بل نے اس ڈاکٹر کو گھبراتے ہوئے بتایا کہ وہ مخبوط الحواس ہو گیا ہے ڈاکٹر نے اس سے سوال و جواب کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ یہ فی الواقع ایک روحانی تجربہ تھا۔

اب بل نے دوسرے الکوہل ازم والے لوگوں پر تبلیغ شروع کر دی۔ لیکن اسے چھ مہینے تک کوئی خاص کامیابی نہ ہو سکی۔ پھر اس کے ڈاکٹر نے اس کو بتایا کہ تبلیغ سے یہ لوگ ٹھیک نہ ہوں گے زمین کو ہموار کرنا اولین چیز ہے۔ پہلے ان کو ڈراؤ اور بتاؤ کہ یہ لوگ اگر شراب پیتے رہے تو یہ یا تو پاگل ہو جائیں گے یا مر جائیں گے۔ تمہاری سب باتیں یہ لوگ غور سے سنیں گے۔ کیونکہ تم پر یہ سب کچھ بیت چکا ہے۔ اس کے بعد تم ان کو خدائی علاج کے متعلق بتانا۔ اس طریقے پر کام کرکے اس نے سب سے

لہ خدائی غلامی سے ہی ہر دوسری غلامی سے آزادی حاصل ہوتی ہے۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

پہلے ڈاکٹر باب (BOB) کو تبدیل کیا۔ پھر دونوں نے مل کر کام شروع کیا۔ ۱۹۳۵ء میں ان کی تعداد تین ہوگئی اور یہ A-A کا پہلا گروپ تھا۔ ۱۹۳۹ء تک یہ لوگ سو ایسے آدمیوں کو راہِ راست پر لے آئے جو نشہ کی انتہائی پستیوں تک پہنچ چکے تھے۔ پھر انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام الکوہل (ALCOHOL ANONYMUS) تھا۔ اس میں انہوں نے بارہ۱۲ اصولی درجوں کا ذکر کیا ہے جن کا اختصار مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ شراب کو بالکل چھوڑ دینے کی خواہش پیدا کرو۔

۲۔ یہ تسلیم کرو کہ تم تنہا ایسا کرنے پر قادر نہیں ہو۔ (یہ سب سے مشکل درجہ ہے)

۳۔ ذاتی عیبوں کا بھرپور اقرار کرو۔

۴۔ دوسروں کی مدد کرنے کا بھی تہیہ کرو۔

۵۔ خدا کی ہر وقت موجود مدد مانگو۔

۶۔ خداوندی مدد کو قبول اور تسلیم کرو۔

شروع شروع میں اطباء ایک ایسے طریقہ کے سُود مند ہونے کے متعلق شک میں رہے جو کسی طرح بھی سائنٹیفک نہ تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ زیادہ سے زیادہ ڈاکٹر اس کو تسلیم کرتے گئے اور تعاون بڑھتا رہا۔

ایک مشہور طبیب نفسیات (PSYCHIATRIST) ڈاکٹر ہیری ٹائی باؤٹ الکوہل ازم کے مریضوں کے سائنٹیفک طریقہ علاج میں مکمل طور پر ناکام ہو چکا تھا۔ ایک دن اس کی ایک مریضہ مذکورہ تحریک کے افراد سے پہلی ملاقات کے بعد اس کے پاس آئی اور اس کو کہنے لگی کہ ڈاکٹر صاحب مجھے تریاق مل گیا ہے۔ مَیں آئندہ کبھی شراب نہیں پیوں گی۔ اور پھر سچ مچ اس نے کبھی شراب کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ اس عورت اور دیگر اصلاح یاب لوگوں نے ڈاکٹر ٹائی باؤٹ کو بتایا کہ کس طرح انہوں نے ایک عظیم طاقت یعنی خدا کو قبول کر لیا ہے۔ لیکن سب سے پہلے "گمنام الکوہل" والے ان لوگوں سے ان کی بیچارگی کا اقرار کرواتے۔ مشکل یہ ہوتی ہے کہ شرابی یہ سمجھتا ہے کہ وہ خود

اس عادت پر قابو پا سکتا ہے۔ جب ان کو بیماری کا احساس ہو جاتا ہے تو ان کی سمجھ میں یہ بات آتی ہے کہ وہ دو میں سے ایک چیز اختیار کر سکتے ہیں۔ پاگل ہو کر موت کی آغوش میں سو جائیں یا چاہیں تو خدا کی طرف ترقی کرنے لگیں۔ جب وہ خدا کو پسند کر لیتے ہیں تو پھر وہ شراب نہیں پی سکتے۔ بس یہ اتنی سی آسان بات ہے۔

بل اور رابب کام کرتے رہے۔ تبدیلی سے ان کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ انسان مکمل طور پر ہمیشہ کے لیے شراب کو ترک کر دے۔ چھ سال کے عرصہ میں انہوں نے دو ہزار لوگوں کو آزاد کرا لیا تھا اور ساتویں سال کے آخر تک آٹھ ہزار آدمی آزاد تھے۔ ان کی عظیم کامیابی کی ایک وجہ یہ تھی کہ ہر تبدیل شدہ انسان ایک مبلغ تھا جو خود صحت مند ہونے کے بعد دوسروں کی مدد کر کے خدا کا شکر ادا کرتا تھا۔

ان لوگوں کی کایا پلٹ جاتی ہے شخصی افتخار و امتیاز کو بھول کر بالکل خاکسار بن جاتے ہیں اور صرف مریض کے لواحقین سے اپنا تعارف کراتے ہیں۔ ورنہ ریڈیو، ٹیلی وژن یا پریس سے دور بھاگتے ہیں۔ آخر کار ڈاکٹروں نے اس تحریک کی تصدیق کرنی شروع کی اور ان کے طریقِ علاج کو باقاعدہ طور پر تسلیم کر لیا۔

ڈاکٹر لوگ الکوہل ازم میں مبتلا ہزاروں لوگوں کو "اے۔ اے" کے پاس بھیج رہے ہیں۔ ڈاکٹر سخت عادی ہونے سے پہلے ہی لوگوں کو اس ادارے سے متعارف کرا دیتے ہیں۔ وہ ان سے کہتے ہیں کہ شراب کی علت کے باوجود اگر ابھی تک ان کی نوکری اور کام کاج محفوظ ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خطرہ میں نہیں ہیں۔

بل کا کہنا ہے کہ ہمارے کل افراد میں سے ۱/۲ تعداد ان لوگوں کی ہے جن کو ڈاکٹروں نے ہمارے پاس بھیجا ہے۔ ان لوگوں کی کل تعداد امریکہ میں آج کل (یعنی ۱۹۶۰ء) میں ۲۵۰،۰۰۰ ہے۔ ۷۵ فیصد لوگ شراب کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ کر تندرست ہو جاتے ہیں۔ راک فیلر کے ایک ساتھی نے کہا کہ اے۔ اے پہلی صدی عیسوی کی عیسائیت ہے۔ اس صدی ہی میں عیسائیت نے دنیا کو بغیر پیسے کی مدد کے تبدیل کر دیا تھا۔ انگلینڈ میں ۵۰۰۰ سابق شرابی اے۔ اے کی میٹنگ میں ۴